بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلٰی یَبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ عنبر ۲۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۴ احسان ۱۳۴۳ ہش ۱۲ صفر ۱۳۸۴ھ ۲۴ جون ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۲ جون بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل حضور کو ضعف میں کچھ خفیف سا فرق رہا الحمد للہ علیٰ ذالک

اس وقت بھی حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

کل حضور نے چھ احباب کو شرف زیارت بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کی بے اندازہ کیفیت

آپ کے ناچیز خادم اور اخص سے اخص چاکر آپ کی اتباع کی برکت سے مراتب عالیہ تک پہنچ جاتے ہیں

(۱) "اور بہ تبعیت خدا کی کلام کی اور اسی کی تاثیر اور برکت سے وہ لوگ کہ جو قرآن شریف کا اتباع اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسول مقبولؐ پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور اس کو تمام مخلوقات اور تمام نبیوں اور تمام رسولوں اور تمام مقدسوں اور تمام ان چیزوں سے جو ظہور پذیر ہوئیں یا آئندہ ہوں بہتر اور پاک تر اور کامل تر اور افضل اور اعلیٰ سمجھتے ہیں وہ بھی ان نعمتوں سے ایک حصہ پاتے ہیں اور جو شربت موسےٰ اور مسیح کو پلایا گیا۔ وہی شربت نہایت کثرت سے نہایت لطافت سے نہایت لذت سے پیتے ہیں اور پی رہے ہیں۔ اسرائیلی نور ان میں روشن ہیں۔ بنی یعقوب کے پیغمبروں کی ان میں برکتیں ہیں سبحان اللہ ثم سبحان اللہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کس شان کے نبی ہیں۔ اللہ اللہ کیا عظیم الشان نور ہے جس کے ناچیز خادم جس کی ادنےٰ سے ادنےٰ امت جس کے احقر سے احقر چاکر مراتب مذکورہ بالا تک پہنچ جاتے ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ صفحہ ۲۴۵ تا صفحہ ۲۴۷)

(۲) "آپؐ کے برکات و فیوض کا سلسلہ لا انتہا اور غیر منقطع ہے اور ہر زمانہ میں گویا امت آپؐ کا ہی فیض پاتی ہے۔ اور آپؐ ہی سے تعلیم حاصل کرتی ہے اور اللہ تعالےٰ کی محبّ بنتی ہے۔" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء)

(۳) "ہم امت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں آسمانی نور اور روحانی برکتوں کا ایک دریا بہتا ہوا دیکھتے ہیں اور انوار الٰہیہ کو بارش کی طرح برستے مشاہدہ کرتے ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۶۰)

ایک ضروری تحریک

مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۹۶۴ء میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ:-

ا۔ "مرکز اور جماعتوں کی طرف سے ملازمتوں اور تجارتوں سے فارغ شدہ دوستوں کو تحریک کی جائے کہ وہ قرآن کریم حفظ کریں۔"

ب۔ "معلمین و مربیان و دیگر کارکنان کو بھی تحریک کی جائے کہ وہ قرآن کریم حفظ کریں جو معلمین و مربیان و دیگر کارکنان اس تحریک پر عمل کرتے ہوئے قرآن مجید حفظ کرلیں، انہیں دیگر اس قسم کے ملازمین پر فوقیت دی جائے۔"

مندرجہ بالا فیصلہ کی روشنی میں احباب جماعت مربیان و معلمین اور دیگر کارکنان کو چاہیئے کہ ہر ماہ کی دو تاریخ تک نظارت ہذا کو اپنی مساعی سے ضرور اطلاع دے دیا کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

جماعت کے خوشحال اور ذی مقدرت دوست متوجہ ہوں

جب تک جماعت قربانی نہ کرے وہ ترقی نہیں کر سکتی۔ جماعت کے خوشحال اور ذی مقدرت دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ خود اپنا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے آگے بڑھیں اور اپنے ذہین، لائق، ہونہار، صحت مند، اور دینی شوق رکھنے والے بچوں کی زندگیاں وقف کر کے انہیں جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوانے کے لئے پیش کریں۔

اس وقت اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ دین اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے پہلے دوست اپنے بچوں کو دینی ماحول میں تعلیم دلوائیں تاکہ جب وہ بچے دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ دین بھی سیکھ لیں اور اس پر خود عامل بھی ہو جائیں تو پھر وہ پیاسی دنیا کو راہ راست پر لانے کے لئے ہر طرح کی قربانی پیش کریں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے میٹرک کا نتیجہ نکلے نصف ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک دوستوں نے عملی قدم نہیں اٹھایا

جو دوست اپنے بچوں کی زندگی اس طرح وقف کر کے دین دنیا اور اخروی زندگی میں فائدہ اٹھانا چاہیں وہ اپنے بچوں کے نام اور ان کے ضروری کوائف سے وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ کو جلد اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

متفرق کلاس

ربوہ کے جو احباب قرآن مجید۔ حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عام دینی مسائل سے واقفیت حاصل کرنی چاہیں۔ ان کے لئے ربوہ میں متفرق کلاس کا انتظام موجود ہے۔ اس کلاس کو محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل تعلیم دیتے ہیں جو دوست اس کلاس سے استفادہ حاصل کرنا چاہیں وہ اپنی درخواست نظارت ہذا میں بغرض منظوری بھجوادیں۔ اس کلاس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کوئی فیس وغیرہ مقرر نہیں (ناظر تعلیم)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

قرآن کریم اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الہامات دونوں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خاتم النبیین قرار دیتے ہیں

جس طرح حضرت مرزا صاحب آنحضرتؐ کے خادم اور غلام ہیں اسی طرح آپ کے الہامات قرآن کریم کے تابع اور خادم ہیں

مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارومدار دواؤں پر نہیں بلکہ دعاؤں پر ہے پس میری صحت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی

ما کان محمد ابا احدٍ
من رجالکم ولٰکن رسول
اللہ وخاتم النبیین۔
(سورۂ احزاب ع ۵/۲)

اس کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہاں اور بہت سے نام آئے ہیں وہاں آپؐ کا ایک نام خاتم النبیین بھی آیا ہے۔ اور گو خاتم النبیین کی مختلف تاویلیں کی جاتی ہیں لیکن

لفظ خاتم النبیین

پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور ہم بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو میں "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔
(اشتہار ۲ ۔ ۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

لیکن پچھلے دنوں جب ہماری جماعت کے خلاف ملک میں شورش پیدا ہوئی تو ہم پر یہ الزام لگایا گیا کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں مانتے۔ ہم نے متواتر اس بات پر زور دیا کہ ہم

قرآنِ کریم پر ایمان

رکھتے ہیں۔ اور جب قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے تو ہم آپؐ کے خاتم النبیین ہونے سے کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ اگر یہ بات صرف حدیث میں آتی۔ تو گو ہم حدیثوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں لیکن کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ چونکہ یہ بات قرآن کریم میں نہیں آئی اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر تم یقین نہیں رکھتے لیکن یہ لفظ تو قرآن کریم میں آیا ہے۔ پس جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانے گا وہ دوسرے الفاظ میں قرآن کریم کو بھی نہیں مانے گا۔ لیکن ہم تو قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ پھر

یہ کیسے ہو سکتا ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کریں۔ لفظ خاتم النبیین کی تشریح میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص جو قرآن کریم کو مانتا ہے لازماً وہ آپؐ کو خاتم النبیین بھی مانے گا۔ جب ہماری جماعت کے افراد معترضین کو یہ جواب دیتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ تم قرآن کریم کو بھی نہیں مانتے۔ تم تو مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے الہامات کو قرآن کریم سے افضل سمجھتے ہو۔ حالانکہ

حقیقت یہ ہے

کہ ہم آپؐ کے الہامات کو قرآن کریم کے تابع سمجھتے ہیں۔ اور انہیں قرآن کریم کا خادم قرار دیتے ہیں جیسے مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں اسی طرح آپؐ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ انہیں کوئی علیحدہ اور مستقل حیثیت حاصل نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتابوں میں صاف طور پر لکھا ہے کہ

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴-۲۵)

پس جس طرح یہ بات سچ ہے کہ حضرت مرزا صاحب

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم

اور غلام ہیں اسی طرح یہ بات بھی سچ ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو قرآن کریم کا مخالف یا اسے رد کرنے والا سمجھتا ہے تو وہ احمدیت اور اسلام سے خارج ہے۔ بہرحال یہ بات گو انتہائی غیر معقول تھی لیکن کہا جاتا تھا کہ ہم حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو نعوذ باللہ قرآن کریم پر مقدم خیال کرتے ہیں اور قرآن کریم کو محض دکھاوے کے طور پر مانتے ہیں حالانکہ اگر ان کا یہ اعتراض سچا ہے تو پھر ہم بیرونی ممالک میں جا کر اسلام کی اشاعت کے لئے کیوں تکالیف اٹھا رہے ہیں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ہم سچے طور پر ایمان نہیں لاتے تو ہم اسلام کو پھیلانے کے لئے دوسرے ممالک میں کیوں جاتے ہیں۔ ہمارا بیرونی ممالک میں اسلام پھیلانا بتاتا ہے کہ ہم اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن بہرحال جب مخالف عداوت میں بڑھ جاتا ہے تو وہ مخالفت میں معقولیت کو نظرانداز کر دیتا ہے۔ انہوں نے ہم پر الزام لگایا کہ ہم قرآن کریم کو نہیں مانتے۔ اور مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم اس قسم کے عقیدہ کو کفر کا موجب سمجھتے ہیں کہ کسی شخص کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھا جائے۔ یا اس کی وحی کو قرآن کریم سے برتر قرار دیا جائے۔ قرآن کریم تو

مضامین کا ایک سمندر ہے

ہماری ساری تمدنی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری معاشی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری عائلی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری عقلی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری سیاسی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری اخلاقی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری روحانی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات قرآن کریم کا قائمقام نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو قرآن کریم سے افضل یا اس کو رد کرنے والا مانے تو وہ قرآن کریم کی ان ساری تعلیموں کو آپ کے الہامات سے نہیں نکال سکتا۔ گویا اگر کسی شخص کا فی الواقعہ یہ عقیدہ ہو کہ آپ کے الہامات نعوذ باللہ قرآن کریم کے قائمقام ہیں تو وہ ان ساری برکتوں سے محروم ہو جائے گا جو قرآن کریم

سے حاصل ہوتی ہیں۔ آپ کے الہامات

قرآن کریم کی تشریح

تو ہیں اور قرآن کریم کی بعض مغلق باتیں جو آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتیں آپ کے الہامات کی روشنی میں سمجھ آجاتی ہیں۔ لیکن اگر ہم یہ سمجھیں کہ قرآن کریم کے سارے مضامین ان الہامات سے نکل آئیں گے تو یہ بالکل احمقانہ بات ہوگی قرآن کریم ایک جامع اور کامل اور

تمام کتب سے افضل کتاب

ہے اور مرزا صاحب کے الہامات قرآن کے خادم ہیں۔ اس لئے قرآن کریم میں تو سارے اخلاقی روحانی، عقلی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور ایمانی مضامین آگئے ہیں۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے الہاموں میں تو یہ تمام مضامین بیان نہیں کئے گئے۔ کیونکہ آپ کو الہام کرنے والا خدا جانتا تھا کہ یہ تمام مضامین قرآن کریم میں آچکے ہیں اس لئے اب انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کے الہامات میں بھی کئی اہم باتیں بیان کی گئی ہیں لیکن وہ قرآن کریم سے زائد نہیں بلکہ اس کی تشریح کے طور پر ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات قرآن کریم کے قائمقام ہیں تو وہ ان ساری برکتوں سے محروم ہو جائے گا۔ جو قرآن کریم سے حاصل ہوتی ہیں۔ نہ اس کے پاس سیاسی راہ نمائی رہے گی۔ نہ روحانی راہ نمائی رہے گی نہ عقلی راہ نمائی رہے گی۔ نہ اقتصادی اور معاشی راہ نمائی رہے گی۔ وہ اسی طرح پر ٹامک ٹوئیے مارتا پھرے گا۔ جیسے قرآن کریم پر ایمان نہ لانے والے ٹامک ٹوئیے مارتے پھرتے ہیں۔ اور اگر وہ ان راہ نمائیوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے باہر جائے گا تو وہ آپ ہی اپنے عقیدہ کو چھوڑنے والا ہوگا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ ہر قسم کی راہ نمائی آپ کے الہامات میں پائی جاتی ہے۔ لیکن جب وہ کہے گا کہ میں معاشی راہ نمائی کے لئے قرآن کریم کا محتاج ہوں۔ جب وہ یہ کہے گا کہ میں سیاسی راہ نمائی کے لئے قرآن کریم کا محتاج ہوں جب وہ یہ کہے گا کہ میں روحانی اور عقلی راہ نمائی کے لئے خدا تعالےٰ کا محتاج ہوں۔ جب وہ یہ کہے گا کہ میں تمدنی اور عائلی راہ نمائی کے لئے

قرآن کریم کا محتاج

ہوں تو وہ خود اس بات کا اقرار کرے گا کہ یہ ساری باتیں قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں نہیں پائی جاتیں۔ پس یہ بات بالکل جھوٹ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو قرآن کریم پر ترجیح دیتے ہیں۔ جس طرح ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم اور غلام سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہم آپ کے الہامات کو بھی قرآن کریم کا خادم یقین کرتے ہیں۔ جس طرح خادم اپنے آقا کی چیزوں کی صفائی کرتا ہے۔ اور ان کی نگرانی کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم پر مسلمانوں نے اپنی غلط تشریحات کی وجہ سے جو گرد و غبار ڈال دی تھی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

اس گرد و غبار کو صاف کرتے ہیں

لیکن کیا کوئی غلام اپنے آقا کی چیزوں کو اپنی طرف منسوب کر سکتا ہے۔ یا وہ اپنے آپ کو اس سے افضل قرار دے سکتا ہے۔ اس کا کام تو اپنے آقا کے کپڑوں کو صاف کرنا انہیں سنبھال کر رکھنا جوتے پالش کرنا اور دوسری خدمات کا

بجالانا ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے الہاموں کا ایک خادم کی حیثیت میں یہ کام ہے کہ وہ قرآن کریم کے معانی کو محفوظ رکھیں۔ اور گرد و غبار جو قرآن کریم پر پڑ گیا ہے اسے صاف کریں۔ یہ گرد و غبار قرآن کریم کا حصہ نہیں۔ بلکہ لوگوں نے اپنے غلط خیالات کی وجہ سے قرآن کریم کے معانی پر ڈال رکھا ہے۔ پس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات

قرآن کریم کے خادم ہیں اور ان کا کام اس سے گرد و غبار کو دور کرنا ہے۔ ان کی حیثیت شروع ہی سے قرآن کریم کے خادم کی سی ہے۔ اور آئندہ بھی ہمیشہ ان کی یہی حیثیت رہے گی لیکن چونکہ مخالفین ہم پر یہ الزام لگاتے تھے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو قرآن کریم پر ترجیح دیتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ اس لئے میری توجہ

اس طرف پھری کہ میں اس بات کی تحقیق کروں کہ آیا آپ کے الہامات میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ میں نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ

"تذکرہ" میں

تین دفعہ یہ الہام درج ہے کہ

صلّ علٰی محمدٍ وآل محمدٍ وسید ولد آدم و خاتم النبیین (ملے ؍ و ۲۳۴ و ۲۶۴)

یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو جو تمام بنی آدم کے سردار اور خاتم النبیین ہیں۔ اب اگر معترضین کا یہ اعتراض درست ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کو قرآن کریم پر ترجیح دیتے ہیں۔ تو اگر ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ تو اپنے عمل سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ہم معترضین کے قول کے مطابق آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑا اور افضل قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف آپ کے الہام کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کو قرآن کریم سے افضل قرار نہیں دیتے بلکہ انہیں

قرآن کریم کے خادم کے طور پر

تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر اس بات میں بھی کوئی شک نہیں رہتا کہ ہمارے اپنے عقیدہ کی رو سے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کے الہامات میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ غور کرو یہ کتنی واضح بات ہے۔ اگر ہم اس بات میں سچے ہیں کہ قرآن کریم اصل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

الہامات اس کے تابع

ہیں تو جب قرآن کریم کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو ہم آپ کے خاتم النبیین ہونے سے کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ اور اگر ہمارے مخالفین اپنے اس قول میں سچے ہیں کہ ہم قرآن کریم پر حضرت مرزا صاحب کی وحی کو مقدم سمجھتے ہیں۔ تب بھی یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین نہ مانیں کیونکہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات میں آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ غرض ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین

ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجرا

بعض دوستوں کی طرف سے نگران بورڈ میں تجویز بھجوائی گئی تھی کہ موسم گرما کی تعطیلات میں دو ماہ کے لئے تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں جاری کی جائے تا جماعت میں قرآنی علوم کا بکثرت رواج ہو اور قرآنی علوم کی تشنگی محسوس کرنے والی روحوں کی تسکین کا بندوبست ہو اس کے ساتھ ساتھ حدیث کی تعلیم اور لیکچروں کا بھی سلسلہ جاری کیا جائے۔ نظارت اصلاح و ارشاد کو اس کلاس کے متعلق مناسب کارروائی کرنے کے لئے نگران بورڈ کی طرف سے یہ تجویز بھجوائی گئی ہے۔

فی الحال دو ماہ کے لئے اس قسم کی کلاس کا جاری کرنا مشکل ہے کیونکہ بزرگان سلسلہ اور علماء کرام کی دیگر مصروفیتیں اس قسم کی ہیں کہ اتنا وقت دینا مشکل ہوگا، تاہم یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک تعلیم القرآن کی کلاس ایک ماہ کے لئے جاری کی جائے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب فاضل گریجوایٹ یا اس کے برابر تعلیمی معیار کے ہوں اور قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہوں۔ تا قرآن کریم کی تعلیمات میں خاص واقفیت حاصل کر کے اپنی اپنی جگہوں پر واپس جا کر درس قرآن کریم دینے کی ان میں اہلیت پیدا ہو جائے۔

سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء کی خدمت میں درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اس کلاس میں شامل ہونے والوں میں ایک ماہ تک قرآن کریم کے دس پاروں اور حدیث شریف کا درس دیں اور ضروری نوٹس لکھوائیں امید ہے کہ اس کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب اور بعض دیگر علماء پڑھانے میں حصہ لیں گے۔ انشاء اللہ

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر اپنے نام مع تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل اپنی درخواست جماعت کے امیر کی معرفت بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات کئے جا سکیں اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں۔ سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اور سینئر کلاسز کے طلباء کو خصوصی طور پر رخصتوں میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

نوٹ۔ یہ کلاس اس صورت میں جاری کی جا سکے گی جبکہ کلاس کے لئے کم از کم پچاس طلباء ہوں

(ناظر اصلاح و ارشاد)

یقین نہ کریں تو ہم نہ صرف قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی بھی تکذیب کرتے ہیں گویا اگر ہم اپنے قول میں سچے ہیں تب بھی ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور اگر معترضین کا اعتراض درست ہے تب بھی ہم آپ کو خاتم النبیین مانتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے اور قرآن کریم میں بھی آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے غرض چاہے ہم کو سچا قرار دیا جائے یا معترضین کو ان کے قول میں سچا سمجھ لیا جائے

دونوں صورتوں میں

یہ ماننا پڑے گا کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں ہمارے سچا ہونے کی صورت میں قرآن کریم میں آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے جس سے ہم انکار نہیں کر سکتے اور مخالفین کے سچا ہونے کی صورت میں مرزا صاحب کے الہامات میں بھی آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے جس سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ پھر دوسرے لوگوں کو تو بھاگنے کی گنجائش بھی مل سکتی ہے جیسے بہائی بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں لیکن ساتھ ہی ان کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی تو نہیں آئے گا ہاں خدا آجائے گا چنانچہ اسی وجہ سے وہ

بہاء اللہ کی الوہیت

کے قائل ہیں لیکن ہم تو کوئی اور راہ اختیار ہی نہیں کر سکتے اگر ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتے تو ہم قرآن کریم کا بھی انکار کرتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات کا بھی انکار کرتے ہیں پس یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ کوئی ایماندار احمدی یہ گمان تک نہیں کر سکتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین نہیں تھے۔ اگر ہم قرآن کریم کی طرف جاتے ہیں تو اس میں بھی آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے اور اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی طرف جاتے ہیں تو ان میں بھی آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے پھر اگر ہم آپ کی تحریروں کو دیکھتے ہیں تو ان میں بھی بار بار آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے پھر کوئی سچا احمدی آپ خاتم النبیین ہونے میں کس طرح شبہ کر سکتا ہے جدھر بھی کوئی جائے اسے یہی آواز آئے گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں قرآن کریم سے بھی

یہی آواز آتی ہے۔

کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور تحریروں سے بھی یہی آواز آتی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

پس ایک احمدی کے لئے آپ کو خاتم النبیین ماننے کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں سوائے اس کے کہ وہ خود اپنی قبر کھود کر اپنی روحانی موت کا اعلان کرے۔ ورنہ اسے زندگی کے ہر لحظہ میں آپ کو خاتم النبیین ماننا پڑے گا۔ کیونکہ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات دونوں آپ کو خاتم النبیین قرار دیتے ہیں۔ اور وہ قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہوئے بھی آپ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کر سکتا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر ایمان رکھتے ہوئے بھی آپ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔ میں اس موقعہ پر

جماعت کے دوستوں سے

یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے گو معترض ہم پر غلط اعتراض کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتا ہے۔ ہم حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو سچا سمجھتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتے ہیں لیکن ممکن ہے پچاس ساٹھ یا سو سال کے بعد کوئی بیوقوف احمدی ایسا پیدا ہو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بلند مقام کے بارہ میں کسی وسوسہ میں مبتلا ہو جائے ایسے لوگوں کے وساوس کو دور کرنا بھی

ہماری جماعت کا کام ہے

پس جماعت کے دوستوں کو یہ بات صرف غیر احمدی علماء پر ہی نہیں چھوڑنی چاہیئے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کو لوگوں کے قلوب میں راسخ کریں بلکہ ہمارے علماء کا بھی کام ہے کہ وہ اس مسئلہ کو اس طرح بار بار جماعت کے سامنے لائیں کہ تین سال سے لے کر ۱۰۰ سال کی عمر تک کے لوگ سب کے سب اس عقیدہ میں پختہ ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں تاکہ ایک ہزار سال کے بعد بھی کوئی احمدی اس قسم کے وسوسہ میں مبتلا نہ ہو کہ آپ نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں پس

اس مسئلہ کو جماعت میں راسخ کرو

کیونکہ یہ ہمارے مذہب کی جان ہے میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی آیت قرآنیہ کے کوئی نئے معنے نہ کرو۔ تم بے شک اس کے نئے معنے کرو لیکن وہ معنے قرآن اور حدیث اور عقل کے مطابق ہونے چاہئیں مثلاً میں نے یہ ایک معقول بات بتائی ہے کہ قرآن کریم میں تمام ضروری مضمون آگئے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں وہ سارے مضامین نہیں اب اگر کوئی کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات نعوذ باللہ قرآن کریم کے برابر ہیں یا وہ قرآن کریم پر مقدم ہیں تو اس کو قرآن کریم کی ساری تعلیمیں چھوڑنی پڑیں گی۔ اس کی اقتصادی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی اس کی اخلاقی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی اس کی سیاسی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی۔ اس کی عائلی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی۔ اس کی تمدنی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی پھر اس میں عبادات کے متعلق جو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ روحانیت کے متعلق جو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ ورثہ کے متعلق جو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ آپس کے لڑائی جھگڑوں کو دور کرنے کے متعلق جو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ وہ سب اسے چھوڑنی پڑیں گی۔ اور ان سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے نکالنا پڑے گا۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ وہ ان سب تعلیموں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے نہیں نکال سکتا۔ اس کو جھک مار کر آخر قرآن کریم کی طرف ہی جانا پڑے گا۔ کیونکہ یہ ساری باتیں قرآن کریم میں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں نہیں۔ آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ اور اگر خادم کے پاس کوئی چیز نہ ہو۔ تو وہ آقا کے پاس جاتا ہے اور اس سے مانگ کر لے آتا ہے۔ اسی طرح جو چیز حضرت مرزا صاحب کے الہامات میں نہ ہوگی۔ وہ قرآن کریم سے ہم مانگ لیں گے۔ اور اسطرح ہماری ہر ضرورت پوری ہو جائے گی۔ ہم نے تو یہ کبھی دعویٰ ہی نہیں کیا کہ مرزا صاحب کے الہامات اپنی کوئی علیحدہ حیثیت رکھتے ہیں۔

وہ قرآن کریم کے خادم ہیں

اور خادم کے پاس اگر کوئی چیز نہ ہو۔ تو وہ آقا سے مانگ لیا کرتا ہے۔ اس لئے اگر ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہوگی تو قرآن کریم سے مانگ لیں گے۔ پھر جس طرح آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں اسی طرح حضرت مرزا صاحب

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم

ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کریم کے گھر میں ہر سب کچھ موجود ہے۔ وہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ اس لئے جب بھی ہمیں کوئی تنگی پیش آئے گی۔ جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے گی۔ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر جائیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ آپ ہمارے آقا ہیں۔ ہماری پرورش آپ کے ذمہ ہے۔ اس لئے آپ ہی ہماری ضرورت کو پورا فرمائیں۔ اسی طرح جب بھی کسی اہم معاملہ میں ہمیں کسی روشنی کی ضرورت ہوگی۔ ہم قرآن کریم کے پاس جائیں گے۔ اور اس سے روشنی حاصل کریں گے۔

جب آقا موجود ہے

تو ہمیں کوئی فکر نہیں ہو سکتا۔ ہر ضرورت کے وقت اس کے پاس جائیں گے۔ اور جس چیز کی ضرورت ہوگی۔ اس سے مانگ لیں گے۔ ہاں اگر کوئی ایسی بات ہو۔ کہ جس کا گرد و غبار کی وجہ سے صحیح پتہ نہ لگ سکے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے اس کا پتہ لگ سکتا ہے۔ میں نے اس رنگ میں "تذکرہ" کا مطالعہ کیا ہے اور اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کی ایک آیت ہے کہ

اولم یر الذین کفروا ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما۔ (انبیاء ع۳)

اس آیت کے متعلق مفسرین نے بڑی بحثیں کی ہیں۔ لیکن وہ کسی صحیح نتیجہ تک نہیں پہنچ سکے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں اس کو حل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہی آیت آپ پر بھی نازل ہوئی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ "وحی" کا ذکر آتا ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک الہام ہے

ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما قل انما انا بشر یوحیٰ الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد۔ (تذکرہ ۲۳۶)

اس وحی کے لفظ نے آیت کے

معنوں سے پردہ اٹھا دیا

اور بتا دیا کہ ایک زمانہ ایسا آتا ہے۔ جب وحی الٰہی سے دنیا محروم ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر اللہ تعالےٰ اس بند دروازہ کو کھول دیتا ہے۔ اور وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ گویا "کانتا رتقاً" اور "ففتقنٰھما" کے معنی ہماری سمجھ میں آگئے۔ اس لئے پہلے "رتقاً" اور "فتق" کے معنی کسی مفسر پر اس رنگ میں نہیں کھلے۔ وہ اور اور معنے کرتے رہے ہیں۔ لیکن جب خدا تعالےٰ نے یہ آیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً نازل کی تو اس کے معنے واضح ہو گئے۔ اسی طرح اور بیسیوں آیات قرآن کریم کی ایسی ہیں۔ جن کے معنے آسانی سے سمجھ نہیں آتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی وجہ سے ان پر ایسی روشنی پڑی کہ ان کے معنے حل ہو گئے۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق جو خلق طیر کا معجزہ بیان کیا گیا ہے۔ اس میں

کھیئۃ الطیر کے الفاظ

آتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ پرندے کی ہیئت کی مانند خلق کرتے تھے۔ یعنی جس طرح ایک پرندہ اپنے پروں کے نیچے انڈوں کو لے کر بیٹھ جاتا۔ اور انہیں اپنی گرمی پہنچاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی لوگوں پر اپنی روحانیت کا ایسا اثر ڈالتے اور ان کی ایسے رنگ میں تربیت کرتے کہ وہ آسمان روحانی کی بلندیوں میں پرواز کرنا شروع کر دیتے اس آیت کے معنے بھی مفسرین کی سمجھ میں نہیں آتے تھے۔ لیکن اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ نے الہام کیا کہ

"ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں"

(تذکرہ صفحہ ۶۵۰)

اس الہام نے قرآن کریم کی اس آیت کے معنوں کو واضح کر دیا۔ اور بتا دیا کہ مسیح کے متعلق پرندے پیدا کرنے کا جو ذکر آتا ہے۔ اس سے بھی

یہی مراد ہے۔ کہ وہ روحانی استعداد رکھنے والوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے۔ اور انہیں اپنی محبت میں رکھتے تھے۔ جس کے بعد وہ روحانیت میں ترقی کرنے لگ جاتے۔ پس سینکڑوں الہامات ایسے ہیں۔ جن سے

قرآن کریم کی مشکل آیات

پر روشنی پڑتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ جس طرح ایک خادم کا کام ہے کہ وہ اپنے آقا کے کپڑوں وغیرہ سے گرد و غبار صاف کرے۔ بوٹ پالش کرے۔ اور اس کے سامان کی حفاظت کرے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات قرآن کریم کے معانی پر پڑی ہوئی گرد و غبار کو صاف کر کے انہیں لوگوں پر واضح کرتے ہیں۔ اور انہیں ان کی اصل شکل میں ظاہر کرتے ہیں۔ اگر تم انہیں غور سے پڑھو۔ اور پھر

قرآن کریم کی آیات پر تدبر کرو

تو تمہیں سمجھ آ جائے گا۔ کہ ان کے ذریعہ قرآن کریم کے بہت سے مشکل مقامات حل ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم اور غلام ہیں۔ اسی طرح آپ کے الہامات بھی

قرآن کریم کے تابع

اور اس کے خادم ہیں۔ انہیں کوئی علیحدہ حیثیت حاصل نہیں۔

دوسری بات

میں جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دوست مجھے بار بار لکھتے رہتے ہیں کہ ہمیں قادیان کب ملے گا۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ قادیان تو ہندوستان کا حصہ ہے تم نے ابھی ربوہ کو ہی آباد کرنے کی کیا کوشش کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ میرے بار بار توجہ دلانے کے باوجود ابھی تک دوستوں نے ربوہ کو آباد کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کی اس کے آباد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہاں مختلف انڈسٹریاں جاری ہوں پیشہ ور لوگ یہاں آ کر اپنا کام شروع کریں۔ اور

ربوہ کی ترقی اور اس کی آبادی

کا باعث بنیں۔ لیکن ابھی تک یہ کام یہاں جاری نہیں ہوئے جس کی وجہ سے ربوہ کی آبادی ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ پس دوستوں کو ربوہ کی آبادی کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ رکھنی چاہیئے اور یہاں مختلف قسم کی صنعتیں اور انڈسٹریاں جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ربوہ دوسرے

شہروں کے اصول پر آباد ہو سکے اور اس کی آبادی ترقی کرتی چلی جائے۔ قادیان چونکہ ہندوستان کا حصہ ہے اس لئے بیرونی ممالک یعنی امریکہ افریقہ اور دوسرے یورپین ممالک کی جماعتوں کا فرض ہے کہ جہاں تک قانون ان کو اجازت دیتا ہو وہ اپنے بجٹ کا کچھ حصہ قادیان کے لوگوں کی امداد کے لئے بھجوائی رہیں۔ بیشک اس کے نتیجہ میں ربوہ کے مرکز کو کسی قدر مشکلات پیش آ سکتی ہیں لیکن اگر ہماری جماعت کی تعداد بڑھ جائے اور چندوں میں بھی اضافہ ہو جائے تو باوجود اس کے کہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے بجٹ کا ایک حصہ قادیان میں منتقل ہوتا رہیگا ربوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر بھی آباد رہے گا بہرحال ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ربوہ میں مختلف قسم کی صنعتیں اور چھوٹی چھوٹی دستکاریاں جاری کریں تاکہ جس طرح دوسرے شہر اپنے طبعی سامانوں کی وجہ سے آباد ہیں وہی طبعی سامان ربوہ کو بھی میسر آ جائیں۔ اور اس کی آبادی ترقی کرتی چلی جائے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ یہ روح اپنے افراد میں پیدا کریں اور خصوصیت کے ساتھ

ربوہ کو آباد کرنے کی طرف توجہ کی جائے

البتہ امریکہ۔ افریقہ۔ یورپ اور دوسرے بیرونی ممالک کی جماعتیں چونکہ پاکستان سے باہر ہیں اور ان پر پاکستان کا قانون عائد نہیں ہوتا اس لئے ان کا یہ فرض ہے کہ وہ زیادہ زور قادیان کو آباد کرنے پر لگائیں اور اس سے اتر کر ربوہ کی آبادی کی طرف توجہ کریں۔ اگر ذمہ داری کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ سارا کام سہولت سے ہو سکتا ہے۔ پھر اگر تم خدا تعالیٰ سے بھی دعائیں کرو تو وہ تمہیں اس کام کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں میں دے دو۔ اور اس سے ہر وقت دعائیں کرتے رہو کہ وہ خود تمہاری حفاظت اور نصرت فرمائے وہ خدا جو آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک اپنی قائم کردہ جماعتوں کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کرتا چلا آیا ہے وہ اب بھی اس بات پر قادر ہے کہ ہمارے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ان تمام

صلحاء کے نقش قدم پر چلو

جو آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک گزرے ہیں۔ پھر تم دیکھو گے کہ جو کام تم نہیں کر سکو گے وہ خدا تعالیٰ خود کر دے گا۔ مثلاً دیکھ لو

تم پاسپورٹ کے بغیر ہندوستان نہیں جا سکتے اور پھر تمہارے پاسپورٹ ایک عرصہ تک تیار بھی نہیں ہوتے۔ اسی طرح تمہیں ویزا لینے میں کئی مشکلات پیش آ جاتی ہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ ہندوستان جانا چاہے تو اس کے لئے کس پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے ہندوؤں اور سکھوں کے دلوں پر اترے اور وہ مسلمان ہو جائیں تو پھر تمہیں کسی فکر کی ضرورت ہی نہیں وہ لوگ خود قادیان کو آباد کر لیں گے۔۔۔ پس دعائیں کرو اور

خدا تعالیٰ پر توکل رکھو

گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں اگر تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کر لو تو خدا تعالیٰ خود یہ سب کام کر دے گا۔ اور وہ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑے گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ

ما كان الله ليتركك حتّٰى يميز الخبيث من الطيّب۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۴ و صفحہ ۲۶۴)

یعنی خدا تعالیٰ آپ کو اس وقت تک بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا جب تک کہ وہ نیکی اور بدی میں امتیاز نہ کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا۔ بیشک شیطان جھوٹ بولتا اور وعدہ خلافی کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بولتا اور نہ وعدہ خلافی کرتا ہے پس تم اس سے دعائیں کرو اور اپنے تعلق کو پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط بناؤ تاکہ وہ تمہاری مدد کیلئے آسمان سے اتر آئے اور تمہاری مشکلات دور ہو جائیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

میں

اپنی صحت کے بارہ میں

بھی دوستوں سے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ

میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے

میں یورپ میں تھا تو میں نے زیورچ میں خواب دیکھا کہ ایک اونچی سی جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہماری ساری جماعت کھڑی ہے اور اس سے رو رو کر دعائیں کر رہی ہے اور میری طرف اشارہ کر کے کہتی ہے کہ خدایا اس شخص نے تجھے ہمارے اتنا قریب کر دیا تھا کہ

ہم یوں محسوس کرتے تھے

کہ تو آسمان سے اتر کر ہمارے پاس آ گیا ہے پھر یہ شخص ہمیں قرآن کریم سناتا اور اس طرح سناتا کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا کہ تیری وحی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ آج ہمارے سامنے نازل ہو رہی ہے پھر یہ شخص ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی باتیں سناتا اور ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی زبان سے ہمیں وہ باتیں سنا رہے ہیں۔ لیکن اے خدا ابھی ہمارے تعلقات تیرے ساتھ پختہ نہیں ہوئے اگر یہ شخص مر گیا تو ہم بالکل بے سہارا ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ہمارا براہ راست تجھ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے اے خدا ابھی ضرورت ہے کہ اس شخص کو دنیا میں زندہ رکھا جائے۔ تا یہ ہمیں تیرے ساتھ وابستہ رکھے۔ اور تیری باتیں ہمیں سناتا رہے اور ہمیں یوں معلوم ہو کہ وہ باتیں تو خود ہمیں سنا رہا ہے۔

اس رویاء میں

جو نظارہ میں نے دیکھا۔ اور جس کرب و اضطراب کے ساتھ میں نے جماعت کے دوستوں کو روتے اور دعائیں کرتے دیکھا۔ اس کی دہشت کی وجہ سے میری طبیعت خراب ہو گئی۔۔ چونکہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے۔ کہ میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ دواؤں سے نہیں بلکہ

دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے

پس میں جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ میری صحت کیلئے دعا کریں۔ اگر آپ لوگوں میں سے کوئی شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ میرا وجود اسلام اور احمدیت کیلئے ترقی کا موجب ہے اور اس سے انہیں فائدہ پہنچ رہا ہے تو میرا حق ہے کہ وہ میری صحت کیلئے دعا کرے۔ کیونکہ ایسا وجود جو بے کار اور تھکا ہوا ہو سلسلہ کا کیا کام کر سکتا ہے مثلاً آج میری طبیعت اچھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف شدید سے شدید اعتراض بھی اسلام پر کرے تو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں۔ لیکن اگر میری طبیعت اچھی نہ ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں ۔۔۔۔۔ پس اگر جماعت واقع میں یہ سمجھتی ہے کہ میرے وجود سے اسلام اور احمدیت کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے تو وہ

میرے لئے دعائیں کرے

تاکہ خدا تعالیٰ مجھے اس قابل بنا دے کہ میں کام کر سکوں اگر میں کام نہ کر سکوں تو طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ مجھے کام کرنے کی طاقت دے تو یہ دیکھ کر کہ میں سلسلہ کی خدمت کر رہا ہوں اور وہ میری وجہ سے ترقی کر رہا ہے آپ لوگوں کو بھی خوشی محسوس ہو گی اور مجھے بھی خوشی ہو گی کہ مجھے جو سانس آتا ہے وہ اسلام اور احمدیت کی خدمت میں آ رہا ہے اور مجھے اور تم کو خدا تعالیٰ کے اور قریب کر رہا ہے۔ اس طرح مجھے بھی راحت نصیب ہو گی اور تمہیں بھی راحت نصیب ہو گی اور پھر صرف آج ہی نہیں بلکہ آئندہ بھی اس کی مدد اور نصرت ہمیشہ آتی رہے گی۔ پس

تم اس نکتہ پر غور کرو

جو میں نے بیان کیا ہے۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو۔

یومِ خلافت کی مبارک تقریب پر

احمدی جماعتوں کے جلسے

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے ۲۷ر مئی کو یوم خلافت کی مبارک تقریب پر کامیاب جلسے منعقد کئے اور ان میں خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر تقاریر ہوئیں۔ مفصل رونداد عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکتی۔

جماعت احمدیہ جھنگ صدر۔ میرپور (آزاد کشمیر) چٹاگانگ (مشرقی پاکستان)۔ جہلم۔ کیمبل پور۔ منڈی بہاؤالدین چک نمبر ۲ ضلع سرگودہا۔ میرپور خاص۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ گوجرہ ضلع لائل پور۔ مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور (انڈیا) مجلس خدام الاحمدیہ لاٹھیانوالہ ۱۹۰ ضلع لائل پور۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد (سابق سندھ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کے پاس نومبر، دسمبر ۱۹۶۳ء کا رسالہ خالد (جس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ شامل ہے) جنوری ۱۹۶۴ء کا رسالہ خالد (جس میں صدر محترم کی ایمان افروز اختتامی تقریر شائع شدہ ہے) کے نسخے فالتو موجود ہیں۔ ہر دو رسالہ جات مجالس کی بیداری اور خدام کی تربیت کا ایک مفید ذریعہ بن سکتے ہیں۔ نومبر و دسمبر کا رسالہ پچاس پیسے فی پرچہ اور جنوری کا رسالہ ۲۵ پیسے فی پرچہ کے حساب سے جو مجالس خریدنا چاہیں۔ شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مطلع کریں۔

(مہتمم اشاعت خدام)

کمشن جی ڈی (پائلٹ) برانچ پی اے ایف

تنخواہ دوران ٹریننگ -/۱۷۰۔ کمشن ملنے پر -/۸۲۵۔ انتخاب ۲۲ تا ۲۴ جون دفتر بھرتی پی۔ اے۔ ایف ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور میں۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۶۴/۸/۱۵ کو ½۱۶ تا ۲۲ غیر شادی شدہ پاکستانی۔ اصل سندات پیش ہوں۔ (پ۔ٹ ۶۴/۶/۲۰)

(ناظر تعلیم)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو فوری طور پر بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پھر بعض دفعہ لوگ بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں ابھی جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنے والی ہو ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں"۔

میں امید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ، صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی کو ایک حادثہ پیش آگیا ہے جس کی وجہ سے اُن کو چوٹیں آئی ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(جمیل احمد۔ ناظم آباد۔ کراچی)

۲۔ چوہدری سمیع اللہ صاحب پروپرائٹر شفا میڈیکو لاہور تجارتی کاروبار کے تعلق میں بیرون پاکستان روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ کریم انہیں اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور سفر و حضر میں ان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں بخیریت واپس لائے۔ (خاکسار منظور احمد)

۳۔ میرے دادا جان ملک محمد حیات صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور اُن کا اپریشن عنقریب ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار سجاد احمد۔ راولپنڈی)

۴۔ میری والدہ محترمہ بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرما دیں کہ مولا کریم ان کو اپنے فضل و کرم سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ غلام سرور سیکرٹری مال ہیلولی پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)

۵۔ بندہ پر محکمہ کی طرف سے ایک کیس بن گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ باعزت بریت فرما کر پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین ثم آمین۔ (رحمت اللہ جھنگ صدر)

۶۔ میرا بچہ کئی ماہ سے بیمار ہے۔ اب نسبتاً افاقہ ہے احباب اس کی کامل صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت دے۔ نیز میرے بازو پر چوٹ آگئی ہے۔ میری صحت کے لئے بھی دعا فرما دیں۔ (خاکسار چوہدری نذیر احمد و چوہدری خیر دین۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

۷۔ خاکسار ۲۶ر جون ۶۴ء سے بی۔ ایس سی پارٹ فرسٹ کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سعید احمد ملک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

۸۔ میں آجکل معمولی ملازمت کے سلسلے میں پریشان ہوں۔ احباب دعا فرما دیں کہ مولا کریم میری مشکلات آسان کرے۔ آمین۔ (خاکسار شیخ مظفر احمد شاہد تربیلہ ڈیم کالونی مکان نمبر جی/۸۶۔ ضلع ہزارہ۔

۹۔ مکرمی مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن لائلپور ہسپتال میں عنقریب ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(حکیم عبدالواحد واقف زندگی کارکن دفتر اصلاح وارشاد ربوہ)

۱۰۔ میرے داماد عزیزم میر محمد اسحٰق صاحب ایم اے ابن مولوی میر عبدالرحیم صاحب مرحوم حیدرآبادی کیمبرج یونیورسٹی میں عربی لے کر پی۔ ایچ ڈی کی تکمیل کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تمام احباب سلسلہ بزرگان جماعت عزیز کی صحت و سلامتی۔ درازی عمر۔ ترقی دین و ایمان اور کامیاب و بامراد جلد مراجعت کے لئے دعا فرما دیں۔ (ڈاکٹر محمد حسین نیورو اسسٹنٹ میسور سٹیٹ انڈیا)

۱۱۔ میری امی جان بنت زین العابدین مرحوم کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار طارق سلیم احمدی ۲/۲۴۹۔ جوہر آباد کراچی ۱۹)

ضروری اعلان

متعدد احباب خطوط لکھ کر مجھ سے یہ دریافت فرماتے رہتے ہیں کہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں جو رقوم رکھی جاتی ہیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

احباب کی اطلاع کے لئے اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد مندرجہ خطبہ جمعہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۲ء احباب کے افادہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے اس گذارش اور امید کے ساتھ کہ احباب اپنی رقوم کو حضور کے ارشادات کی روشنی میں جلد از جلد صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے تا سلسلہ بوقت ضرورت اسے خرچ کر سکے!

حضور فرماتے ہیں:۔

"اور صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کو یہ لکھ کر دے دیں کہ ہم یہ روپیہ لینے سے ایک یا دو یا تین ماہ پہلے اطلاع دیں گے اور نوٹس دینے کے بعد روپیہ منگوائیں گے اس طرح ان کا روپیہ زکوٰۃ سے بچ جائے گا۔ کیونکہ کئی لوگ ایسے ہیں جو روپیہ پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار بن رہے ہیں اگر تم ایک ماہ یا دو ماہ کے نوٹس کے بعد لو گے تو اس طرح تمہارا روپیہ بطور قرض ہوگا اور قرض پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ پھر اس طرح تمہارا ایمان بھی مضبوط ہوگا۔ کیونکہ تم طبعی طور پر یہ خیال کرو گے کہ ہم نے اپنا روپیہ اللہ تعالیٰ کے دین کے مرکز میں جمع کرا دیا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہے کہ وہ ہمارے مرکز کا محافظ ہے دوسرے ہم نے مرکز کی ضرورتوں کو اپنی ضرورت پر مقدم کر دیا ہے۔"

(افسر خزانہ و صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میں پاکستان اپنے عزیز و اقارب سے ملنے آئی تھی اب واپس انشاء اللہ جا رہی ہوں میری چھوٹی بہن صفیہ احمدی (اہلیہ ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب) بیمار ہیں میں احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت اور بخیریت سفر کرنے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (امینہ احمدی اہلیہ محمد امین صاحب نیروبی)

نوٹ:۔ امینہ احمدی صاحبہ نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے جزاک اللہ (منیجر)

ملازمین حضرات کیلئے نیک نمونہ

ہمارے ایک مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے اپنے خط مورخہ ۴/۶/۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار کو ۶۵-۱۹۶۴ء کی سالانہ ترقی ابھی نہیں ملی۔ مربیان کا سالانہ امتحان ۷/۶/۶۲ کو ہو رہا ہے امتحان میں پاس ہونے کے بعد ترقی کا استحقاق ہوتا ہے مگر خاکسار کے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے کہ پہلے ہی خانہ خدا تعالیٰ (مساجد بیرون) کے لئے کچھ روپے ادا کر دینے چاہئیں کیونکہ مقدم یہ چیز ہے اسے مشروط قرار دینا مناسب نہیں ہے"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

دیگر ملازمین حضرات بھی اس نیک نمونہ سے استفادہ کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مظفرآباد ۲۳ جون۔ بھارتی فوج نے گزشتہ شب آزاد کشمیر کے تین دیہات پر حملہ کرکے آزاد کشمیر کے کئی دیہاتیوں کو شہید کر دیا۔ ۲۰ اور ۲۱ جون کی درمیانی شب کو جب کہ بھارتی فوج کوٹلی بھمبر اور راولاکوٹ کے علاقوں میں جنگ بندی لائن کے قریب ان دیہات پر مسلسل فائرنگ کرتی رہی تو دیہاتیوں نے تنگ آکر ہتھیار سنبھال لئے اور بھارتی فوج پر فائرنگ شروع کر دی۔ جس میں تقریباً سو بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ آزاد کشمیر حکومت کے ایک ترجمان نے مظفرآباد میں بتایا کہ بھارتی فوج گزشتہ سات ہفتے سے جنگ بندی لائن کے قریب بسنے والے دیہاتیوں پر مسلسل حملے کر رہی ہے اور یکم مئی سے لے کر ۲۰ مئی تک بھارتی فوج نے ۷۴ بار حملہ کیا جس میں ۳۹ مسلمان شہید اور بیس زخمی ہوئے

ترجمان نے بتایا کہ خوجہ بانڈی بارہ کے علاقہ پر بھارتی فوج نے حملہ کرکے ۲۷ مسلمانوں کی انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا تھا اور اس کے بعد بھی بھارت کی جارحانہ کارروائی جاری رہی۔

ترجمان نے خیال ظاہر کیا کہ بھارتی فوج جنگ بندی لائن کے قریب بسنے والے ہزاروں مسلمان کو ان کے گھروں سے نکال کر آزاد کشمیر میں دھکیلا جا رہا ہے۔

● راولپنڈی ۲۳ جون۔ قومی اسمبلی میں کل بھارت کو امریکی فوجی امداد کے سوال پر حزب اختلاف کے چودھری فضل الٰہی کی تحریک التوا پر بحث ہوئی بحث میں حصہ لینے والے ارکان نے امریکہ کی طرف سے بھارت کو وسیع پیمانے پر فوجی امداد دینے پر شدید تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اس فوجی امداد سے پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے تحریک پر بحث شام کے اجلاس میں ہوئی۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے سات ارکان اور وزیر خارجہ نے تقریریں کیں۔

● نئی دہلی ۲۳ جون۔ بھارت کے وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری روسی وزیراعظم کی دعوت پر دولت مشترکہ کے وزراء کی کانفرنس میں شرکت سے قبل روس کا دورہ کریں گے یہ بات بھارت کے ممتاز اخبارات نے دہلی کے سفارتی حلقوں کے حوالے سے بتائی ہے مسٹر شاستری کو روس کا دورہ کرنے کی دعوت روس کے نائب وزیراعظم اول مسٹر میکویان نے دی ہے۔

روسی نائب وزیراعظم کو دہلی میں صرف ایک رات ٹھہرنا تھا لیکن وہ مقررہ پروگرام میں توسیع کرکے دو دن وہاں ٹھہرے اور ان مذاکرات کے نتیجہ میں بھارتی کابینہ کے تقریباً تمام سینئر وزراء کو روس کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی ان دوروں کا اعلان اور تفصیلات سفارتی سطح پر طے کی جائیں گی۔ مسٹر میکویان نے جن وزراء کو روس آنے کی دعوت دی ہے ان میں خود وزیراعظم مسٹر شاستری وزیر دفاع مسٹر چاون وزیر خزانہ کرشنما چاری اور اطلاعات و نشریات کی نامزد وزیر مسز اندرا گاندھی شامل ہیں۔

● لاہور ۲۳ جون۔ مغربی پاکستان کے وزیر ریلوے مسٹر جونیجو نے کل یہاں اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید کی ہے کہ حیدرآباد ڈویژن میں طوفان باد و باراں سے چار کروڑ من کپاس ضائع ہوئی ہے اور ایک ارب بیس کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے انھوں نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۴۰ لاکھ من کپاس ضائع ہوئی ہے اور نقصان کا اندازہ بارہ کروڑ روپے ہے۔

● راولپنڈی ۲۳ جون۔ وزیر خزانہ نے کل قومی اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ صنعتی و تجارتی اجارہ داری اور چند لوگوں کے ہاتھ میں دولت جمع ہونے کو روکنے سے متعلق حکومت کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، اس مقصد کے لئے بعض اہم مالی اقدامات کئے گئے اور مستقبل قریب میں اقدامات کئے جائیں گے انھوں نے نئے بجٹ کو متوازن بجٹ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں عام آدمی کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے آمدنی اور اخراجات کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ مجموعی طور پر قومی ترقی کی رفتار متاثر نہ ہو۔

مسٹر شعیب نے اعلان کیا کہ ناریل کے تیل پر مجوزہ ۱۵ فیصد درآمدی ڈیوٹی عائد نہیں کی جائے گی وزیر خزانہ نے اس الزام کی پرزور تردید کی کہ بڑے بڑے سرمایہ داروں کے دباؤ کی وجہ سے نئے بجٹ میں انہیں مراعات دی گئی ہیں اور دولت کے ارتکاز کو ختم کرنے کا مقصد نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ مسٹر شعیب نے اپنی جوابی تقریر میں جو سوا دو گھنٹے جاری رہی حزب اختلاف کے ارکان کے تمام اہم نکات کا جواب دیا اور تفصیل سے بجٹ کی متعدد تجاویز کی وضاحت کی۔

● استنبول ۲۳ جون۔ ترکی کے مشرقی صوبہ وان میں خوفناک سیلاب آگیا ہے جس میں چار دیہات غرق ہو گئے ہیں اب تک ۱۱۲ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے اور سینکڑوں مویشی لاپتہ ہیں اور کھیتوں میں پانی کھڑا ہے مواصلات کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے ان دیہات کے تمام مکانات گر گئے ہیں۔

● گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان آج صبح کراچی ایکسپریس کے ذریعہ حیدرآباد روانہ ہوئے ہیں جہاں سے وہ طوفان سے متاثرہ علاقہ کا دورہ شروع کریں گے

● کھٹمنڈو ۲۳ جون۔ مشرقی نیپال میں شدید بارش کی وجہ سے سیلاب آگیا ہے جس سے پچاس سے زائد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

● سرینگر ۲۳ جون ـــ شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے موقع پر میرا دورہ لندن مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ کشمیری راہنما گھنٹہ بل میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔

شیخ عبداللہ نے کہا دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے دوران بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری اور صدر محمد ایوب خان کے درمیان پہلی ملاقات ہوگی۔ اس مرحلہ پر ان کی گفتگو کسی تیسرے فریق کی موجودگی کے بغیر ہونی چاہیئے تاکہ وہ بذات خود کسی حتمی مفاہمت تک پہنچ سکیں۔ شیخ عبداللہ نے کہا ایسے موقع پر میرا دورہ لندن سود مند نہ ہوگا۔

● کراچی ۲۳ جون ـــ امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (ایڈ) کے قائم مقام ڈائرکٹر مورس ولیمز نے پاکستان ویسٹرن ریلوے کی توسیع اور ترقی و تجدید کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کے پچھتر لاکھ تیس ہزار ڈالر کے امریکی قرضہ کا اعلان کیا ہے۔ امریکہ پاکستان کے ریلوے نظام کے لئے اب تک جو قرضے دے چکا ہے اس قرضہ کو شامل کرکے ان کی مالیت نو کروڑ چھ لاکھ ڈالر (۴۳ کروڑ روپیہ) تک پہنچ گئی ہے۔ مسٹر ولیمز نے کہا کہ اس قرض کی شرائط بڑی فراخدلانہ ہیں۔ پچھتر لاکھ تیس ہزار ڈالر کا قرضہ امریکی ڈالروں میں چالیس سال کے عرصہ میں واجب الادا ہوگا۔ پہلے دس سال میں کوئی ادائیگی نہیں کی جائے گی۔

● حیدرآباد ۲۳ جون ـــ تعلقہ ڈگری کے قصبہ غلام علی پر جس کی آبادی تقریباً چھ ہزار ہے۔ ایک اور تباہی آئی۔ یہ تباہی محکمہ زراعت کے گودام سے سینکڑوں من ڈی ڈی ٹی اور دوسری جراثیم کش ادویہ بارش کے پانی میں بہ جانے کی وجہ سے آئی۔

اس زہر آلود پانی کو پینے سے اس علاقہ کے مویشی جو طوفان کی زد سے بچ گئے تھے ہلاک ہو گئے۔ متعدد انسانی جانیں بھی اس زہریلے پانی کو پینے کی وجہ سے تلف ہو گئیں۔

● نئی دہلی ۲۳ جون ـــ بھارتی وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندہ نے بتایا ہے کہ مشرقی پنجاب کے سبکدوش ہونے والے وزیراعلیٰ سردار پرتاب سنگھ کیروں کے خلاف مزید کارروائی کا فیصلہ اس کمیشن کی رپورٹ کا جائزہ لینے کے بعد ہی کیا جا سکے گا۔ اس سے پہلے مشرقی پنجاب کانگریس پارلیمانی بورڈ کے چالیس ارکان نے بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ سردار پرتاب سنگھ کیروں کو کانگریس پارٹی کی رکنیت سے الگ کر دیا جائے کیونکہ انہوں نے بدعنوانیاں کرکے جماعت کے وقار کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔

● نیروبی ۲۳ جون ـــ کینیا کے وزیراعظم مسٹر جومو کنیاٹا اور حکومت کے دیگر ارکان نے گزشتہ روز احتجاجی مظاہرہ میں جنوبی افریقہ کی حکومت کا "تابوت" دفن کیا۔ یہ مظاہرہ جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف کیا گیا تھا۔ تابوت پر یہ تحریر تھا "ہم جنوبی افریقہ پر حملہ کریں گے اور وورڈ (وزیراعظم جنوبی افریقہ) کو پکڑ کر پھانسی پر لٹکا دیں گے۔"

● لاہور ۲۳ جون ـــ پنجاب یونیورسٹی کے ۹۷ طالب علموں نے واہگہ بارڈر کے مختلف دیہات میں چھوٹے رفاہی منصوبوں پر دیہاتیوں کے شانہ بشانہ تعمیراتی کام شروع کر دیا ہے۔ ایک سو دس طلبہ کا دوسرا گروپ مزید دیہات میں ۶ جولائی سے کام کرے گا۔ کل ایک رفاہی مرکز کی بنیاد پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے رکھی اور وہاں طلبہ کو اپنے ہاتھ سے کام کرتے دیکھا۔

● راولپنڈی ۲۳ جون ـــ وزیر بحالیات و تعمیرات رانا عبدالحمید خاں نے کل رات قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ سارا محکمہ بحالیات ۱۹۶۵ء کے آخر تک ختم کر دیا جائے گا۔

درخواست دعا

عزیزم مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس جولائی میں ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کے کورس کے لئے انگلینڈ جا رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے لے جائے اور وہ کامیاب و کامران ہو کر اپنے وطن واپس آئیں۔ آمین

خاکسار کیپٹن محمد سعید
محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۴ء بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے میرے لڑکے مسعود احمد عبدالسمیع کا نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ صدیقہ بنت مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون احسان فرما دیں۔

(خاکسار احسان علی ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور)